

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

# فیضانِ اعلیٰ حضرت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

ہونے والا سنتوں بھر ا بیان



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

## شفاعت کی بشارت

حضرت سیدنا ابو ذر داءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ”جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرودِ پاک پڑھے گا بروزِ قیامت اُسے میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، ۳۱۲/۱، حدیث: ۹۹۱)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں  
اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضادے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”بَيِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ ”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للظہرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۳۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

لگا ہوں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر

جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صد لگانے والوں کی دل جوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد**

**بیان کرنے کی یتیمیں:**

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سورۃ نَحْل، آیت 125: اُدْمُ اِلَی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْبُوعْظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❀ تہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حسی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد**

**بیان کے مدنی پھول:**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہستی کے متعلق چند مدنی

پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کا فیضان پوری دُنیا میں اور بالخصوص پاک و ہند میں عام ہے۔ یہ عظیم شخصیت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت بڑے ولی ہونے کے ساتھ ساتھ جید عالم دین بھی تھے۔ آپ کے علم و عمل کا چرچا آج بھی پوری دُنیا میں زور و شور سے گونج رہا ہے۔ سب سے پہلے میں ان کی ولادت، کُتبت اور القاب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا مُبارک حلیہ، آپ کا پاکیزہ بچپن اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی پاکیزہ عادات نیز آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے عشق رسول کے ضمن میں کچھ مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔ آخر میں سُرْمہ لگانے کے مدنی پھول آپ کے گوش گزار کروں گا اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔ آئیے سب سے پہلے اُس عظیم ہستی کی ایک عظیم کرامت سنئے ہیں۔

## دوانگریزوں کا قبولِ اسلام:

منقول ہے کہ دو انگریز ایک بہت بڑے عالم دین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اِسْتَفْسار کرنے لگے کہ آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے فرمایا ہے: **عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَانِيْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْل**، یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ کیا آپ اس کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ کیونکہ بنی اسرائیل کے پیغمبر تو جانوروں کی بولیاں تک سمجھتے تھے۔ آپ پیغمبرِ اسلام (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی اُمت کے عالم ہیں، آپ میں کوئی ایسی صلاحیت ہے؟ اتفاق سے اُس وقت دو کونجیں (مُرغابیاں) اڑی چلی جا رہی تھیں، فرنگیوں نے عرض کیا کہ وہ جو کونجیں (مُرغابیاں) اڑی چلی آرہی ہیں وہ ایک دوسری سے کیا باتیں کر رہی ہیں؟

ان عالم صاحب نے فرمایا: میں تو خاکِ پائے اقدس (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا ادنیٰ غلام ہوں اور اِنکساری ظاہر کی۔ مگر انگریزوں نے اِضرار کیا۔ آپ نے فرمایا! اچھا اگر آپ اِضرار کرتے ہیں تو

سُن لیجئے کہ وہ دونوں کونجیں (مُرغابیاں) یہ گفتگو کر رہی ہیں: اگلی، پچھلی سے کہہ رہی ہے جلدی کرو، اندھیرا ہو رہا ہے، پچھلی نے اگلی کو جواب دیا ہے کہ جب ہم پچھلی وادی میں جلدی سے اتری تھیں، تو میرے بائیں پاؤں میں کانٹا چُجھ گیا تھا اس لیے مجھ سے تیز نہیں اُڑا جا رہا، تم آہستہ آہستہ چلو میں پورے زور سے چلتی ہوں تاکہ تمہارے ساتھ ساتھ رہ سکوں۔

اُن فرنگیوں کے پاس اُس وقت بندوق تھی اور دونوں بڑے نشاچی تھے ایک نے فوراً نشانہ باندھا تو پچھلی کونج (مُرغابی) گرتے ہی تڑپنے لگی اور اُنہوں نے دیکھا کہ واقعی کونج (مُرغابی) کے بائیں پاؤں میں کانٹا چُجھا ہوا ہے۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ انگریز مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے حُضُور! واقعی دینِ اسلام سچا ہے۔

(گلستانِ اولیاء از محمد امیر سلطان چشتی مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد ص 150 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 391)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

بٹھے بٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ عالم دین کون تھے کہ جنہوں نے اپنے نُورِ علم اور نُورِ ولایت سے پرندوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سُن کر ان انگریزوں کو بیان فرمادی! یہ کوئی اور نہیں بلکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ جہاں ایک سچے عاشقِ رسول اور باکرامت ولی تھے وہیں ایک زبردست عالم دین بھی تھے، کم و بیش پچاس علوم پر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کو کامل دسترس (یعنی مہارت) حاصل تھی۔

مصطفیٰ کا وہ لاڈ لایا رہا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

غوثِ اعظم کی آنکھ کاتارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

## ولادتِ باسعادت:

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جَسُول میں ۱۰ اشْوَالُ الْمُرْتَمِ ۱۲۷۲ ہجری بروز ہفتہ بوقتِ ظہر بمطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبہ المدینہ)

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا پیدائشی نام ”محمد“ ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں ”اَمْنِ مِیَاں“ فرمایا کرتی تھیں، والد ماجد و دیگر اَعْرَہ ”احمد میاں“ کے نام سے پکارا کرتے۔ آپ کے جدِ اُمجد نے آپ کا اسم شریف ”احمد رضا“ رکھا۔ اور آپ کا تارِ بنی نام ”اَلْمُخْتَار“ ہے (جبکہ کنیت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت خود اپنے نام سے پہلے ”عبدالمصطفیٰ“ لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 21) اس سے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سچی محبت اور غلامی کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ اپنے نعتیہ دیوانِ حدائقِ بخشش میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تو تو ہے ”عبدالمصطفیٰ“

تیرے لیے امان ہے، تیرے لیے امان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## القابات:

سیدِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے بیشتر القابات ہیں، جن میں سے آپ کا مشہور ترین لقب ”اعلیٰ حضرت“ ہے۔ اور یہ لقب آپ کی ذات کے ساتھ اس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سنا جاتا ہے، ذہن فوراً آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی طرف ہی جاتا ہے۔ علمائے اہل سنت آپ کو اور بھی بے شمار القابات سے یاد کرتے ہیں۔ عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے

رسالے ”تذکرہ امام احمد رضا“ میں سیدِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا ان بارہ القابات کے ساتھ ذکرِ خیر فرمایا ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامیِ سُنَّت، حاحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت وغیرہ۔

## حلیہ مبارک:

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے برادرِ زادے (بھتیجے) مولانا حسینِ رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے جمالِ مبارک کا نقشہ کھینچتے ہوئے کچھ یوں فرماتے ہیں: ابتدائی عمر میں آپ کا رنگ چمکدار گندمی تھا، چہرہ مبارک پر ہر چیز نہایت موزوں و مناسب تھی، بلند پیشانی، بینی (ناک) مبارک نہایت سُتُواں (پتلی اور خوشنما) تھی، دونوں آنکھیں بہت خوبصورت تھیں، نگاہ میں قدرے تیزی تھی، لاغری (کمزوری) کے سبب سے چہرہ میں گدازی نہ رہی تھی مگر ان میں ملاحظت اس قدر عطا ہوئی تھی کہ دیکھنے والے کو اس لاغری (کمزوری) کا احساس بھی نہ ہوتا تھا، داڑھی بڑی خوبصورت تھی، سر مبارک پر زلفیں کان کی لو تک تھیں، سر مبارک پر ہمیشہ عمامہ شریف سجا رہتا تھا، آپ کا سینہ مبارک باوجود اس لاغری (کمزوری) کے خوب چوڑا محسوس ہوتا تھا، گردن صراحی دار اور بلند تھی، آپ کا قدمیانہ (درمیانہ) تھا، ہر موسم میں سوائے ہوسسی لباس کے آپ سفید کپڑے ہی زیب تن فرماتے، آپ کی آواز نہایت پُر درد تھی اور کسی قدر بلند بھی تھی، جب آذان دیتے تو سُننے والے ہمہ تن گوش (خوب متوجہ) ہو جاتے، آپ نے ہمیشہ ہندوستانی جو تا پہننا جسے سلیم شاہی جو تا بھی کہتے ہیں، آپ کی رفتار ایسی نرم کہ برابر کے آدمی کو بھی (قدموں کی چاپ) محسوس نہ ہوتی تھی۔ (مجموعہ اعلامِ نسیمِ ہستی مطبوعہ لاہور ص 33، 32 بتیغ) لیکن کمال یہ کہ ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔ کبھی کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے۔

(امام احمد رضا اور ردودِ بدعات و منکرات از سن اختر مصباحی مطبوعہ فریدک سٹال لاہور ص 200 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 84)

اس کی ہستی میں تھا عمل جو ہر سُنّتِ مصطفیٰ کا وہ پیکر  
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی یہ عادت

مبارک تھی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه اپنی نظروں کی حفاظت کرتے یعنی اپنی نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے اور کبھی

بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھا کرتے۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ

وَسَلَّم کی بھی یہ عادت مبارک تھی کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی میٹھی میٹھی نگاہیں نیچی رہا کرتی

تھیں۔ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے متوجہ ہوتے، مبارک

نظریں نیچی رہتی تھیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ

رہتی تھیں، اکثر آنکھ مبارک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (شمالی ترمذی، باب ماجالی خلق رسول اللہ، ص ۲۳، حدیث: ۷۰۰)

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی نگاہیں نیچی رکھیں اور بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے کے بجائے

آنکھوں کا قفل مدینہ لگانے کی ترکیب بنائیں۔ آنکھوں کا قفل مدینہ لگانے کی عادت بنانے کیلئے شیخ

طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 31 میں مدنی تربیت

فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ”آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اوقات کے

علاوہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھیں؟“۔



بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنی آنکھوں کی حفاظت اور بد نگاہی سے بچنے کا ذہن رکھتے ہیں تو ہمیں اپنی نگاہیں نیچی رکھنی ہوں گی۔ نیت کر لیجئے کہ اپنی نظر کی حفاظت کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھوں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر

آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

حیرت انگیز بچپن:

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نوما ہر زمانے میں بچوں کا وہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہہ تک پہنچنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن قربان جانیے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے، آپ کا بچپن بھی عام بچوں سے ممتاز و منفرد تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے جب بولنا شروع کیا تو الفاظ کی ادائیگی بالکل صاف تھی اور بچوں کی طرح آپ کی زبان کج کج نہ تھی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 82 ضفنا) قُوْتِ حَاقِظِہ کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہو گئے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کو علم حاصل کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ بغیر کہے خود پڑھنے چلے جاتے، جمعہ کے دن بھی جانا چاہتے مگر والدِ محترم کے منع فرمانے سے رُک گئے اور سمجھ لیا کہ جمعہ کے دن دیگر عبادات اور جمعہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے اس وجہ سے پُھٹھی ہوتی ہے، باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۳: بتیغ)

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه چونکہ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے تو اس کا فیضان یہ ملا کہ

چھوٹی چھوٹی شرعی غلطیوں پر آپ بچپن ہی میں بلا تکلف بول دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلطی کی تصحیح قدرت ہی نے ان کی عادتِ ثانیہ بنا دی تھی، چونکہ ان سے آگے چل کر رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کو یہی کام لینا تھا اسی لیے بچپن ہی سے غیر شرعی باتوں پر دوسروں کی اصلاح کرنا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا معمول تھا۔ ایک دن آپ کے اُستادِ گرامی بچوں کو تعلیم دے رہے تھے کہ ایک لڑکے نے سلام کیا، اُستاد صاحب نے جواب میں فرمایا ”جیتے رہو“ اس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے فرمایا یہ تو جواب نہ ہوا ”وَعَلَيْكُمْ السَّلَام“ کہنا چاہیے تھا، آپ کے اس جذبہ اُظہار پر آپ کے اُستاد بے حد مسرور ہوئے اور آپ کو بڑی نیک دُعاؤں سے نوازا۔ (مجددِ اسلام، ص 137 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۲)

اللَّهُ اللَّهُ تَبَّحَّرَ عَلِيٌّ بِأَبِ بَعْجِي بَاتِي هِيَ خَدْمَتِ قَلَمِي

اہلِ سُنَّتِ کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی (۱۔ نہایت وسعتِ علمی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدِ اعلیٰ حضرت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بچپن میں ہی سلام کا جواب دینے پر کیسی اصلاح فرمائی کہ سلام کا جواب ”جیتے رہو“ نہیں ہو سکتا بلکہ ”وَعَلَيْكُمْ السَّلَام“ ہی ہو گا۔ آج کل ہمارے معاشرے میں یہ سُنَّتِ ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ بد قسمتی سے ہم ملاقات کے وقت اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے ”آداب عرض“ کیا حال ہے؟ ”میزاج شریف“ ”صُبْحِ بَخِيْرٍ“، ”شامِ بَخِيْرٍ“ وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اسی طرح رُخَصَتْ ہوتے وقت بھی ”خُدا حافظ“ ”گڈ بائی“ ”ٹاٹا“ وغیرہ کہہ دیتے ہیں جو کہ خِلَافِ سُنَّتِ ہے، ہاں رُخَصَتْ ہوتے ہوئے اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ کے بعد اگر خُدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہمیں

اچھے الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 5، سورۃ النِّسَاء، آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِحَيَّةٍ وَحَيُّوْا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا  
(پ 5، النساء: ۸۶)

ترجمہ کنز الایمان: "اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔"

اگر ہمیں کوئی سلام کرے تو سر ہلا کر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینے کے بجائے وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہنا چاہیے۔ صَدْرُ الشَّرِيْعَةِ، بَدْرُ الظَّرِيْقَةِ، مُفْتَى اَمْجِدِ عَلِيٍّ اَعْظَمِي رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي ارشاد فرماتے ہیں: انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا۔ بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں، بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا، ان کو منہ سے جواب دینا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶ ص ۳۶۳) اور سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۳۶۰)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں سلام کی سُنَّت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاكِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کو چھ برس کی عمر میں جب یہ معلوم ہو گیا کہ بغداد شریف کس سمت میں واقع ہے تو پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے اُس وقت سے دم آخر تک بغداد شریف کی جانب کبھی پاؤں نہیں پھیلانے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۸ بتیج) اس سے معلوم ہوا کہ

ہمیں اپنے بزرگوں کے ادب و احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی طرف پیٹھ یا پاؤں کرنے، ان کے سامنے بلند آواز سے بات کرنے اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچنا چاہیے۔ کم عمری سے ہی باادب ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت کی خود اعتمادی کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے چھ سال کی عمر میں ہی پہلی بار ایک بہت بڑے مجمع میں کم و بیش دو گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے بچپن ہی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کو اپنا لیا اور کبھی بھی بغیر عذر شرعی جماعت نہ چھوڑی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے برادر زادے (یعنی سہتیجے) مولانا حسنین رضا خان صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه فرماتے ہیں:

ان کے ہم عمروں سے اور بعض بڑوں کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ (سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه) سمجھدار ہوتے ہی نمازِ باجماعت کے سخت پابند رہے، گویا قبل بلوغ ہی وہ اصحابِ ترتیب میں شامل ہو چکے تھے اور وقت و فوات تک صاحبِ ترتیب وہ شخص جس کی بلوغت کے بعد سے لگاتار پانچ فرض نمازوں سے زائد کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو (ماخوذ از لغتہ الفقہاء، ص 269) ہی رہے۔ (سیرت اعلیٰ حضرت ص ۴۸ از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 87 ملخصاً)

سُنّتوں کو جلا دیا جس نے دین کا ڈنکا بجا دیا جس نے  
وہ مُجِدِّد ہے دین و ملت کا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کس سنی سے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی فرماتے۔ آج ہم اعلیٰ حضرت سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ خوب سمجھدار ہونے کے باوجود نہ صرف خود نمازِ پنجگانہ کی پابندی نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے بچے بھی

بالغ سے جوان ہو جاتے ہیں مگر انہیں بھی نماز کی پابندی تو دُرکنار، ٹھیک طرح سے نماز بھی پڑھنا نہیں آتی اور اس کے ضروری مسائل سیکھنے کی کوشش تک نہیں کرتے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ دین سے دُوری کے سبب نہ تو کبھی ہم نے دینی مسائل سیکھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی جستجو کی اور نہ ہی اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت اور انہیں علم دین سکھانے کیلئے کسی دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی اجازت دی۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا ہم نے دُنیا کی مَحَبَّت میں صرف مال کمانے اور دُنیوی تعلیم کے حُصول کیلئے کوشاں رہنے کو ہی اپنا مقصد بنا لیا ہے۔ یاد رکھئے! نماز و روزہ اور دیگر کئی معاملات کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ لہذا زندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر علم دین سیکھئے اور اپنے بچوں کو بھی دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے مدرسۃ المدینہ، دارالمدینہ یا جامعۃ المدینہ میں داخل کروادیتجئے۔ اس کے علاوہ عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی علم دین حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے نہ صرف علم دین کی دولت نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر بھی ایسا مدنی انقلاب برپا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے آس آس کر اُٹھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازِ باجماعتِ اخلاص و استقامت کے ساتھ

مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبیؐ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

عاداتِ مبارکہ:

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی ساری زندگی شریعتِ مُطہرہ کی

پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی شخصیت صحیح معنوں میں شریعت کی آئینہ دار نظر آتی

تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کبھی ٹھٹھے نہ لگاتے (تہفہہ لگا کر نہ ہنستے) ❀ جماعی آنے پر دانتوں میں اُنگی دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ❀ کلی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی مُنہ سے گراتے ❀ قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تھوکتے ❀ نہ ہی قبلہ کی طرف پاؤں مبارک دراز کرتے ❀ فرض نماز با عمامہ پڑھا کرتے ❀ خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے ❀ مُسواک کیا کرتے ❀ اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص 192 فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 114) ❀ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال فرماتے اگر کبھی لینے والا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھاتا تو آپ فوراً دست مبارک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 111)

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نہ صرف خود سُنتوں کے مطابق زندگی گزارتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی سُنتوں پر عمل کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے سنا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کوئی بھی چیز لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال فرماتے اور اگر کوئی شخص اُلٹا ہاتھ بڑھاتا تو اس کی اصلاح فرماتے اور سیدھا ہاتھ استعمال کرنے کی ترغیب دلاتے۔ یاد رکھئے! کھانے، پینے، لینے اور دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال کرنا چاہئے کہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا، پیتا، لیتا اور دیتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ، فرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سیدی اعلیٰ حضرت کے صدقے میں سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جو ہے اللہ کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک  
نوٹِ اعظم کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

مسجد کا ادب:

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَسَاجِدِ كَا بَهْت اَدَب وَاِحْتِرَام فرمایا کرتے تھے، مَسَاجِدِ كِي تَعْلِيْم كِرْنَا اَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا شِيُوَه تَهَا۔ اَب فَرَشِ مَسْجِدِ پَر (آواز پیدا ہونے كے خُوف سے) اِيْطْهِي اور اَنگُوْطْهِي كے بِل چلا كرتے تھے اور دوسروں كو بھي نصِيْحَت فرمایا كرتے كے مَسْجِدِ كے فَرَشِ پَر چلتے ہوئے آواز پيدا نھیں ہونی چاہیے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 862)

منقول ہے كہ ايك بار كوئی نواب صاحب مَسْجِدِ ميں نماز پڑھنے آئے اور كھڑے كھڑے بے پرواہي سے اپنی جھڑی مَسْجِدِ كے فَرَشِ پَر گرا دی، جس كی آواز حاضرین نے سنی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: ”نواب صاحب! مَسْجِدِ ميں زور سے قدم ركھ كر چلنا بھي منع ہے، پھر کہاں چھڑی كو اتنی زور سے ڈالنا!“ نواب صاحب نے وعدہ كیا كہ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نھیں ہوگا۔

(اعلیٰ حضرت كی انفرادی كوششیں مکتبہ المدینہ ص 35)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه مسجد کا کیسا ادب کیا کرتے تھے کہ چھڑی زور سے گرانے پر نواب صاحب کی اصلاح فرمادی اور خود بھی آواز پیدا ہونے کے خوف سے فرشِ مسجد پر ایڑھی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے۔ مگر افسوس! کہ ہمیں مساجد کے ادب کا ذرا بھی پاس نہیں اور نہ جانے کیسے کیسے خلافِ ادب کام ہم مساجد میں کرتے ہیں۔ زور سے بولنا، ہنسنا، چلانا، فالٹو بولنا، دُنیوی باتیں کرنا، چھوٹے بچوں کو مسجد میں لے جانا اور انکا وہاں شور مچانا، مسجد میں بدبودار کپڑے پہن کر جانا یہ سب ہمارے ہاں عام ہے۔ یاد رکھئے! ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضروری ہے جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق، غلّ غپاڑا اور اسی طرح کی لغویات کیلئے مسجدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا سائب بن یزید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے، انہوں نے مجھے (اشارہ کر کے) فرمایا: "ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!" میں ان دونوں کو لے آیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن سے استفسار فرمایا، "تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی، "طائف سے۔" فرمایا، "اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔"

(صحیح بخاری ج ۸ ص ۷۸ حدیث ۴۷۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے خوف سے لرز جائیے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد میں داخل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خُوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہر نکلے کہ مسجد میں دُنیا کی جائز



بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ مسجد میں دُنیاوی بات چیت کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا جاتے ہیں۔ (اتحاف السادة المتقين، کتاب اسرار الصلوة ومہما تھا، الباب الاول، ج ۳، ص ۵۰) لہذا مسجد میں پُرسکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خُوندہنسنے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجد میں ہنسنا قہر میں اندھیرا لاتا ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، باذِنِ پروردگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **الْكُضْحُكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبْرِ**۔ یعنی مسجد میں ہنسنا قہر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱) ہاں ضرورتاً مسکرانا منع نہیں۔ مسجد کے ادب و احترام کا ذہن بنانے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھئے“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ حاصل فرما کر مطالعہ کیجئے **إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ** احترام مسجد کا ذہن بنے گا۔

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

**حیرت انگیز قوتِ حافظہ**

حضرت مُحَدِّثِ اعظم ہند علامہ سید محمد مُحَدِّثِ کچھو چھوی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْه کی قُوَّتِ حافظہ اور علمی قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دائرِ الافتائیں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضر جوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقعات وہ علمی حاضر جوابی تھی جس کی مثال سنی بھی نہیں گئی۔ مثلاً استفتاء (سوال) آیا، دائرِ الافتائیں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا معاملہ پیش آیا

(ہے) اور جواب جُزْمِیَّہ (جُز۔ئی۔یہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فقہائے کرام کے اُصولِ عامہ سے استنباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرْض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سؤالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سوال ہے۔ ابنِ ہمام نے "فَتْحُ الْقَدِير" کے فُلاں صفحے میں، ابنِ عابدین نے "رَدُّ الْمُحْتَار" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، "فتاویٰ ہندیہ" میں، "خِیرِیہ" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفْحَہ، سَطْر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا بھی فَرَق نہیں۔ اس خداداد فَضْل و کمال نے علما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰)

علم و عرفان کا جو کہ ساگر ۲ تھا خیر سے حاقظہ قوی تر تھا  
حق پہ بنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی (۲: سمندر)

### کنزوری حاقظہ کا سبب

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی بے شمار خُصُوصیات میں سے آپ کا حافظہ بھی کمال کا تھا کہ آپ کے ساتھ رہنے والوں کی نظر میں کوئی پیچیدہ مسئلہ آجاتا اور تلاش کے باوجود انہیں نہ ملتا تو اس کے حل کے لئے بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی عرض کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه اپنی قُوَّتِ حافظہ سے نہ صرف کتابوں کے نام بتاتے بلکہ صفحہ و سَطْر تک بتا دیا کرتے اور جب کتابیں کھول کر دیکھا جاتا تو آپ کے بتائے ہوئے حوالے سے ذرہ بھی آگے پیچھے نہ ہوتا۔ یہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت کی قُوَّتِ حافظہ کا عالم تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه فتاویٰ رضویہ جلد 26

صفحہ 605 پر ہم عَضِیَّات کے مریضوں کیلئے نسیان (بھول جانے کے مَرَض) سے محفوظ رہنے کا مُجَرَّب عمل ارشاد فرماتے ہیں: "دَفْعِ نِسیان (بھولنے کی بیماری سے نجات) کے لئے 17 بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہر شب سوتے وقت پڑھ کر سینہ پر دم کرنا اور صُح 17 بار پانی پر دم کر کے قدرے پینا اور چینی کی رکابی (پلیٹ) پر یہ حُرُوف "اھ ظ م ف ش ذ" لکھ کر پلانا نافع (فائدہ مند) ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی (کے برتن) پر مُشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر آبِ تازہ سے مَحُو (یعنی دھو) کر کے پیئیں۔ (پھر) تَسْمِیَہ (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے) کے بعد فَسْهَلْ یَا لَیْهِمْ کُلَّ صَعْبٍ بِحَرَمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهَلٌ یَا مُنْعٰی الدِّیْنِ اَجِبْ، یَا جِبْرٰتِیْلُ بِحَقِّ یَا بُدُوْمُ (پڑھیں)۔"

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم بھی اپنی پڑھی ہوئی باتوں کو یاد رکھنا اور قُوَّتِ حَافِظِہ بڑھانا چاہتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی نیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک سبب گناہوں میں مبتلا ہونا بھی ہے۔ کہا جاتا ہے "اَلنِّسْیَانُ مِنَ الْعِصْیَانِ" یعنی نسیان عِصْیَانِ (گناہ) کے باعث ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی گناہوں میں بسر کرتے رہے تو اس کی نُحُوسْتِ کی وجہ سے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مَوَلِیٰ لینی پڑے گی وہیں کمزوری حَافِظِہ کا نُقْصَان بھی اُٹھانا پڑے گا۔ لہذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد ہی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کیجئے۔

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِیٰی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو

گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گناہوں پر اصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمَع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گناہوں کی نُحُوسَت کا بوجھ تمہاری گردن سے اتر جائے اور گناہوں کی وَجہ سے جو قَسَاوَتِ قَلْبِی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہر گز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ الْبَرِّیْنِ نے فرمایا ہے: "بے شک گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔" اے عزیز! کسی گناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کردے شرف عطا یارب! (وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عشق رسول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے یوں تو تمام اوصاف ہی لائقِ صَدِّقِ تَحْسِیْنِ اور باعثِ رَشَکِ ہیں۔ لیکن ایک خاص وصف جس میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه بہت نمایاں اور مُتَمَاز تھے وہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا عشق رسول ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه سر تا پا عشقِ مُصْطَفَی صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا نمونہ تھے۔ یہ وہ عنوان ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی تمام زندگی اسی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔ عشقِ مُصْطَفَی صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِہِ وَسَلَّمَ یہ وہ شمع ہے کہ جس کو

مسلمانوں کے دلوں فرزاں (یعنی روشن کرنا) آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا بنیادی مقصد تھا۔ عشقِ مصطفیٰ یہ وہ نور ہے کہ جس کی ضیاءِ شیوں سے عالم کو منور کرنا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا بنیادی مقصد تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش شریف“ کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے عشقِ رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا عکاس نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے عشقِ رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام نام اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر رکھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مطبوعہ مکتبہ المدینہ ص 73 لفظاً) آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حدیثِ پاک کا بے انتہا ادب فرماتے تھے۔ ہمیشہ درسِ حدیثِ بحالتِ قعود (دو زانو بیٹھ کر) دیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وضو نہ چھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی ترجمانی فرماتے ہوئے کوئی شخص درمیانِ حدیث اگر بات کاٹنے کی کوشش کرتا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرہ مبارک سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت دوسرے پاؤں کو زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔ (امام احمد رضا اور درسِ ادب ص ۱۶) حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے منسوب ہر شے کی تعظیم فرماتے اور اس کا ادب بجالاتے۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کہیں مذعوت تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے کھانا شروع فرمانے کا انتظار تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اٹھائی اور تناول فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے سب ختم کر دیں، حاضرین متعجب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ تو بہت کم غذا استعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناول فرما گئے! لوگوں کے استفسار (یعنی

پوچھے) پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔ لہذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحبِ ککڑی منہ میں ڈال کر کڑوی پا کر ٹھو ٹھو کرنا شروع کر دیں چونکہ ککڑی کھانا میرے بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُبَارَكَة ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اس کو کھا کر کوئی ٹھو ٹھو کرے۔

سُنّیوں کے دلوں میں جس نے تھی شمعِ عشقِ رسولِ روشن کی  
وہ حبیبِ خدا کا دیوانہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جس نے احقاقِ حق کیا کھل کر رَوِّ باطل کیا سدا کھل کر  
جو کسی سے کبھی نہ گھبرا یا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے منسوب اَشْيَاءِ لَاقَتْ تَعْلِيمِ هِيں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کتنے زَبْرِ دَسْتِ عاشقِ رسولِ تھے، واقعی عاشق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے کو دل و جان سے پسند کرے اور اُس کا ادب بجلائے جیسی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے آقا صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پسند ککڑی کا ایسا ادب کیا کہ کڑوی ککڑی بھی تناول فرمائی۔ یاد رہے! حضور صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کا احترام اور آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے منسوب اَشْيَاءِ میں سے ہر شے کی تعظیم ہم پر لازم ہے اور در حقیقت یہ سرکارِ مدینہ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی کی تعظیم ہے۔

حضرت سیدنا قاضی عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه اپنی شہرہ آفاق تصنیف "شفا شریف" میں تحریر فرماتے

ہیں: "سلطانِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تَعْظِيمِ و تَوْقِيرِ میں یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مُبارک سامان، مُقَدَّس مکانات، یا کوئی اور شے جو جسمِ پاک سے چُھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہے اُن سب کی تَعْظِيمِ کرنا۔"

(الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ۔۔ الخ، فصل ومن اعظامہ۔۔ الخ، ۲/۵۶)

اور حُضُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف مَنُسوب کسی بھی چیز کو کوئی عیب بھی نہ لگانا چاہئے۔  
صُدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الظَّرِيقَةِ، مُفْتَى امجد علی اَعْظَمَى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: جو شخص حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تمام اُنہی میں آخر نبی نہ جانے یا حُضُورِ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے مَوئے مُبارک (مُقَدَّسِ بَالِ) کو تحقیر (بے ادبی) سے یاد کرے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لباسِ مُبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حُضُورِ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کُفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حُضُورِ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو کد و پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حُضُورِ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوں ہی کسی نے یہ کہا کہ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مُبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سُنَّتِ کی تحقیر کرے، مثلاً ڈاڑھی بڑھانا، موچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت (توہین کرنا) کُفر ہے جبکہ سُنَّتِ کی توہین مقصود ہو۔"

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حُضُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی کسی سُنَّتِ کی تحقیر کرنا

ایمان کی بربادی اور جہنم کی حقداری کا سبب ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنی ساری زندگی نبی کریم صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیروی میں بسر کریں کیونکہ آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اتباع یقیناً ہماری زندگی کے ہر گوشے میں ہمارے لئے مُشغَلِ راہ ہے۔ جہاں سُنَّتِ پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وہیں اس کے دُنویوی فوائد بھی کثیر ہیں۔ اپنے دل میں عِظَمَتِ مُصْطَفَى کو بڑھانے، سینے میں اُلْفَتِ مُصْطَفَى کی شمع جلانے، نمازوں اور سُنَّتوں کی عادت بنانے اور ذِکْر و دُرُود کی سعادت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اس کی بَرَکَت سے نہ صرف ہمارے عقائد و اعمال دُرُست ہونگے بلکہ ہماری دُنیا و آخرت بھی سنور جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## بیان کا خلاصہ:

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سیدِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی شان و عظمت کے حوالے سے مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کی۔ سب سے پہلے ہم نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی ایک ایمان افروز کرامت سُنی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی ولادت 10 شوال 1272ھ میں ہوئی۔ پھر آپ کے نام کُنِیَّت، لقب اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے مبارک حُلِیے نیز آپ کے حیرت انگیز بچپن کی خصوصیات معلوم ہوئیں کہ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے بولنا شروع کیا تو زبانِ مبارک سے بالکل صاف الفاظ آداہوتے تھے، صرف ساڑھے چار سال کی عمر میں ہی قرآنِ پاک ناظرہ ختم فرمایا اور چھ سال کی عمر میں رِبِیْعُ الْاَوَّل کے موقع پر ایک بہت بڑے مَجْمَع کے سامنے کم و بیش دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ بالغ ہونے سے پہلے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی کرنا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا معمول**



تھا۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کی چند عاداتِ مبارکہ کے متعلق سنا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کا معمول تھا کہ قہقہہ نہ لگاتے، مسواک استعمال فرماتے اور لَیْن دین کے لیے ہمیشہ سیدھا ہاتھ ہی استعمال فرماتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ہر کام سُنَّت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر ہم نے یہ بھی سنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه مسجد کا بہت زیادہ ادب کیا کرتے، یہاں تک کہ مسجد میں ایڑی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے تھے تاکہ پاؤں کی دھمک سے آواز نہ پیدا ہونے پائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ موبائل ٹیون سے نمازیوں کو تکلیف پہنچانے نیز بلاوجہ مسجد میں شور مچانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ عبادت اور قرآنِ پاک کی تلاوت میں مشغول رہیں۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے عشق رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے متعلق سنا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نہ صرف سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے بلکہ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے منسوب ہر شے سے بھی مَحَبَّت فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه کے صدقے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا سچا عشق عطا فرمائے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْه وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مولانا بہر "حدائقِ بخشش" بخش عطار کو بلا پُر سِش

خُلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

## بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے

علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لیے گڑھنا، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفیٰ میں زندگی بسر کرنا، سنتوں پر عمل کا جذبہ پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے اور نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور خود سیدُ الانبیاء، محبوبِ خدا عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مختلف مشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کے اس عظیم فریضے کو بحسن و خوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہم بھی وقت نکال کر اس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آئیے میں دعوتِ اسلامی کے ایک شعبے کا مختصراً آپ کو تعارف پیش کرتا ہوں، پھر ایک مدنی بہار بھی سناؤں گا۔ دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 95 شعبہ جات میں ایک شعبہ "مجلس اصلاح برائے قیدیان" بھی ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

جن کو کال کو ٹھڑی کے تنگ و تاریک در و دیوار نہ سدھا سکے، الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکات سے ایسوں کی اصلاح کے بھی کئی واقعات ہوئے ہیں۔  
فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی جیل بھر و نہیں بلکہ مسجد بھر و تحریک ہے۔

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے اس شعبے "اصلاح برائے قیدیان" میں قیدیوں کو قرآن پڑھایا جاتا ہے، نماز سکھائی جاتی ہے، ان کی اصلاح کا سامان کیا جاتا ہے، الحمد للہ عزوجل! مبلغین دعوتِ اسلامی کی انفرادی و اجتماعی کوششوں کے نتیجے میں قیدی توبہ کرتے ہیں، داڑھیاں سجاتے ہیں، نمازی بن جاتے ہیں، صحیح قرآن پڑھنا سیکھ جاتے ہیں اور بعض تو قرآن پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور بعض امام بھی بن جاتے ہیں، اس شعبے کی مدنی بہاروں کی کچھ تفصیل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "قاتلِ اِمامت کے مصلے پر" کا مطالعہ کیجئے۔ آئیے اب ایک مدنی بہار بھی سن لیجئے۔

### غفلت کے بادل کیسے چھٹے؟

یو۔ کے (انگلینڈ) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی ادائیگی کا ہوش تھانہ ہی دیگر فرائض و واجبات کی پابندی کا کوئی ذہن تھا۔ سنتوں کی عظمت و شان سے بھی نااہل تھا، فکرِ آخرت سے غافل دنیا کی رنگینیوں میں شاغل اپنی زندگی کے قیمتی ایامِ فضولیات و لغویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عصبیاں شعاعِ زندگی میں کچھ اس طرح سنتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سنتوں بھرے بیان، ذکر و دُرود اور بالخصوص آخر

میں مانگی جانے والی رقت انگیز دعا نے میرے دل و دماغ پر چھائی گناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے "انمول ہیرے" گناہوں میں برباد کرنے پر مجھے ندامت ہونے لگی، سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی برکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا ارادہ کر لیا، اسی مُقَدَّس جذبے کے تحت پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنّت کے مُطابِق چہرے پر درازھی شریف رکھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجایا اور سفید مدنی لباس زَیْب تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادم تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مکتبہ المدینہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مَشْكَاتُ النَّصَائِح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵ ادارہ الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے ”101 مدنی

پھول“ سے ”اشم“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرْمہ لگانے کے 4 مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) سُنَنِ اِبْنِ مَاجَه کی روایت میں ہے ”تمام سُرْموں میں بہتر سُرْمہ ”اشم“ (اِش۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (سُنَنِ اِبْنِ مَاجَه ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹)

(2) پتھر کا سُرْمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرْمہ یا کاجل بقصد زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹)

(3) سُرْمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۱۸۰)

(4) سُرْمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلایاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرْمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (انظر: شُعَبُ الْاِجْمَان، ج ۵ ص ۲۱۸-۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ

سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پَاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي

الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصَّلوات علی سید السادات ص ۱۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جو یہ دُرُود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (القولُ البديع ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً مَرِيْدًا وَمَلِكًا اللّٰهُ

حضرت احمد صاوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيْعُ ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ